خطبہ سلسلہ نمبر 13

برائے 20/جولائی 2018ء

خطبۂ اولیٰ

صبر

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ ۔وَالَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلاً۔ثُمَّ ھُوَ یَعِدُکُمْ مَغْفِرَۃً مِّنْہُ وَفَضْلاً ۔اَحْمَدُہٗ سُبْحَا نَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصْحَا بِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔اَمَّا بَعْدُ۔فَقَدْ قَالَ النَبِیُّ الْکَرِیْمُ عَجَباً لِاَمرِالْمُوْمِنِ۔ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِّلْمُوْمِنِ اِنْ اَصَا بَتْہٗ سَرَّاءُ شَکَراءُ شَکَرُ فَکَاْنَ خَیْراً لَّہٗ وَاِنْ اَصَابَتْہٗ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَکَاْنَ خَیْرَلَّہٗ۔

عزیزو اور دستو! آپ نے بار بار سنا ہوگا کہ صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔اللہ جلّ شانہ کا ارشاد ہے:

اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّاْبِرُوْنَ اَجْرَھُمْ بِغَیْرِ حِسَاب۔صبر کرنے والوں کو ان کا بدلہ بلا حساب دیا جائے گا۔

نیز ارشاد فرمایا: **اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ**۔اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

وَبَشِّرِ ا الصَّاْ بِرِیْنَ۔صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔

اور فرمایا:

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الصّاْ بِرِیْنَ۔ اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے درجات بھی بلند کرتا ہے اور ان کو جو اجر ملتا ہے اس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

ارشاد خداوندی ہے: **إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْوَمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ۔**

آج میں نے ان کے صبر کا بدلہ دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔

مزید یہ بھی فرمایا گیا:

اُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْ۔ان لوگوں کوان کے صبر کے بدلے میں عالیشان محل دئے جائیں گے۔

اور فرمایا:

جَزَاءُ هُمْ بِمَا صَبَرُوْ اجَنَّةً وَّحَرِيْراً ۔اوراس نے انہیں صبر کے بدلے میں جنت دی اور ریشمی لباس۔

بزرگواور دوستو! یہ اللہ تعالیٰ کی کیسی بڑی نعمت ہے جو اہل ایمان کو جنت میں ملنے والی ہے کہ فرشتے ان کا استقبال کریں گے اور کہیں گے۔

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ ۔تم پر سلامتی ہے تم نے دنیا میں جس طرح صبر سے کام لیا اس کی بدولت آج تم اس کے مستحق ہوئے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ نے بار بار صبر کی تاکید فرمائی ہے:

فرمایا۔

فَا صْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ۔صبر اختیار کرو۔بہترین انجام متقیوں ہی کے لئے ہے۔

فَا صْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُوْلُوالْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ۔

آپ صبر اختیار کریں جس طرح باہمت رسولوں نے اختیار کیا ہے۔

پھر ارشاد فرمایا:

فَاصْبَرْ اِنَّ وَعْدَا اللّٰهِ حَق۔ صبر کرو۔بلا شبہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔

یا فرمایا۔

فَاصْبِرْ صَبْراً جَمِيْلاً ۔صبر اختیار کرو بہترین طریقے پر۔

اس طرح کی بہت سی آیتیں صبر کے متعلق آئی ہیں ۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے صبر ایک ناگزیر صفت ہے۔

بھائیو اور دوستو! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبر کی اہمیت اس طرح واضح فرمائی ہیں۔

" کسی شخص کو کوئی ایسی چیز عطا نہیں کی گئی جو صبر سے زیادہ بہتر اور کار آمد ہے"۔

صبر کتنی بڑی نیکی ہے اور اس کا اتنا زیادہ اجر کیوں رکھا گیا ہے۔یہ بات ہمیں جان لینی انتہائی ضروری ہے۔

بھائیو اور دوستو! صبر کا بہت وسیع مفہوم ہے۔

اپنے جذبات اور خواہشات کو قابو میں رکھنا یہ بھی صبر ہے۔ جلد بازی اور گھبراہٹ سے کام نہ لینا یہ بھی صبر ہے، کسی خوف یا لالچ کے موقع پر اپنے موقف سے نہ ہٹنا یہ بھی صبر کے معنی میں آتا ہے۔ جوش کے ساتھ ہوش میں رہنا یہ بھی صبر کی تعریف میں آتا ہے، راہ حق میں استقامت دکھانا اور اپنے قدم نہ لڑکھڑانا اور غصے کے وقت اپنے آپ پر قابو رکھنا یہ سب کام صبر کی تعریف میں آتے ہیں۔ جلد بازی سے بچنا۔ دنیوی فائدے اور نفس کی لذتوں کو چھوڑنا اور صحیح راستے پر قائم رہنا اور کوئی غلط قدم نہ اُٹھانا یہ سب امور صبر کہلاتے ہیں۔

اگر کوئی شخص مالی لحاظ سے تنگدستی کا شکار ہے۔ وہ حلال روزی کمانے کی جتنی کوشش کرتا ہے اسے ناکامی ہوتی ہے اور ناجائز طریقوں سے آسانی کے ساتھ اسے رزق حاصل ہو سکتا ہے۔ لیکن ان موقعوں پر وہ صرف اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے باعث غلط طریقوں سے بچتا ہے اور اس کے اجر کی اُمید میں وہ اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ نہیں بھر سکتا ہے تو یہ صبر ہے۔ اس کا اجر یقیناً اللہ تعالیٰ کے ہاں اسے ملے گا۔

دوستو اور عزیزو! ایک شخص ہے جو اپنی دوکان میں بیٹھا ہوا ہے اور یہ مغرب کا وقت ہے، اور گاہک پر گاہک اس کی دکان پر مال خریدنے آ رہے ہیں لیکن وہ ان سے معذرت چاہتے ہوئے دوکان کا شٹر لگا دیتا ہے اور نماز مغرب ادا کرنے مسجد کو چلا جاتا ہے تو یہ بڑے دل گردہ کی بات ہے اور اس کے لئے بڑا صبر چاہئے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ایسے بندۂ مومن سے بہت زیادہ راضی اور خوش ہوگا اور عین ممکن ہے کہ دوسرے موقع پر وہ اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرما دے جہاں اس کا وہم و گمان بھی نہیں جا سکتا ہے اور یہ بات تو یقینی ہے کہ آخرت میں تو اللہ تعالیٰ اسے اجر عظیم سے سرفراز فرمائے گا۔

عزیزانِ گرامی! تمہاری زندگی میں کئی ایسے موڑ آتے ہیں جہاں حق کی خاطر اپنے دوست احباب اور رشتہ داروں کی بات کو ٹھکرا دینا پڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے ان کی ناراضگی کی پرواہ نہیں کرنی ہوتی ہے۔ مثلاً ہمارے نوجوانوں کی شادی کا موقع ہے۔ اس کی ڈگری، قابلیت اور تنخواہ کو دیکھ کر بڑے بڑے رشتے آ رہے ہیں جہاں جوڑے گھوڑے کی شکل میں لاکھوں کے روپئے بٹورنے کا موقع ہے لیکن وہ نوجوان اس طرح کی پیشکش کو رد کر دیتا ہے اور اپنی شادی سادگی سے سنت نبوی کے مطابق کرنا چاہتا ہے۔ اس میں ایسے نوجوان کو لوگوں کے طعنے بھی سننے پڑتے ہیں لیکن وہ اس کی پرواہ نہیں کرتا ہے تو یقیناً یہ بہت بڑا مجاہدہ ہے جو صبر کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔

دوسری مثال اس نوجوان کی لیجئے جسے ایسے محکمے میں نوکری ملی ہے جہاں رشوت کا چلن عام ہے اور وہ رشوت کا ایک پیسہ بھی نہیں لیتا ہے اور کم تنخواہ پر اپنے بال بچوں کو روکھی سوکھی روٹی کھلاتا ہے۔اس پر وہ لوگوں کے طنز وتعریض کا نشانہ بنتا ہے لیکن وہ اپنے موقف پر ڈٹا رہتا ہے تو یقیناً یہ بھی ایک بڑا جہاد ہے اور یہ بھی صبر کی بدولت حاصل ہوتا ہے۔

دوستو اور بزرگو! آپ خیر کی دعوت دے رہے ہیں لیکن اسکو سننے والا کوئی نہیں ہے،کوئی ایک کان سے سنتا ہے تو دوسرے کان سے نکال دیتا ہے۔بے حیائی اور بدکاری عام ہے اور نیکی کے راستے پر چلنا مشکل ہوگیا ہے۔آپ پھر بھی نیکیوں کی ترغیب دیتے ہیں اور برے کاموں سے روکتے ہیں۔یقیناً یہ کٹھن راہ ہے اور آپ جتنا اس کٹھن راہ پر چلتے ہوئے ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں گے،یقیناً یہ بھی صبر کی راہ ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو راہِ حق میں صبر و استقامت کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

بَاْ رَكَ اللّٰه لَنَاْ وَلَكُمْ بِاْ لْقُرْآ نِ الْعَظِيْم۔وَنَفَعْنَاْ وَاِيَّاكُمْ بِالْآيَاْ تِ وَذِّكْرِلْحَكِيْم۔

اِنَّهٗ تَعَاْلَىٰ جَوَّادُ كَرِيْمُ بَرُّئوُفُ الرَّحِيْم۔وَرَبُّ حَكِيْمُ۔